جدوجہد نہیں کی۔ مگر گزشتہ معاہدے کے بعد طالبان پاکستان سوات وغیرہ کے سربراہ مولوی فضل اللہ نے جنہیں ان کا داماد بھی بتلاتے ہیں حسب معاہدہ ہتھیار پھینکنے کے بجائے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سوات سے ملحقہ علاقوں بونیر و دیر وغیرہ میں پیش قدمی شروع کی اور صوفی صاحب ان پر کنٹرول نہ کر سکے اور معاہدہ کو بچانے کے بجائے بلاوجہ فتویٰ بازی شروع کی۔ اور رائج الوقت انتخابی سسٹم کو کفر کہتے ہوئے ان سے منسلک علمائے کرام کے پیچھے نماز تک درست نہ ہونے کا عندیہ دیا۔

یوں تقسیم پاک و ہند سے لیکر تا حال سبھی مذاہب کے اکابرین و علماء نے انتخابی طریقہ کار کو مقصود بالذات نہیں سمجھا، البتہ وقتی ضرورت کے تحت اپنی بات منوانے کا ایک پلیٹ فارم یا ذریعہ سمجھا ہے۔ اسی نقطہ نظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے اپنے اکابرین و علماء دیوبند نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے مولانا حسن احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر پاک و ہند میں تا حال علماء کرام اسی سسٹم کے تحت انتخابی سرگرمیوں میں پیش پیش ہیں، یہاں پاکستان میں مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق اور ان دونوں پارٹیوں کے اکابرین و علماء کی بھی مسلمانوں یا اسلام کے مفاد میں ہونے والی سیاسی سرگرمیوں اور کوششوں کا انجام کفر پر منتج ہوتا ہے۔ اسی طرح قضیہ کشمیر سے متعلق جدجہد کو جہاد سے خارج کر دیا گیا ہے، اگر صوفی محمد صاحب اس بار اور کچھ نہ سمجھے پھر بھی اس بات کا ادراک ہونا چاہیے تھا۔

کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، یہاں کی زمینوں کی سیرابی کا انحصار وہاں سے پھوٹنے والے پانی پر ہے۔ تقسیم کے وقت یہ پاکستان کا حصہ تھا مگر ہندو راجہ سے ساز باز کے ذریعے بھارت نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ اس لئے تا حال کشمیر پر کئی جنگیں ہو چکی ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے **(ومن قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون عرضہ فھو شھید)** ''کوئی اپنی عزت و ناموس بچاتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے، اسی طرح اپنے مال و دولت اور زمین کے حصول میں مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے۔'' چونکہ پاکستان اپنے جائز حقوق کے لیے لڑ رہا ہے نہ کہ ہوس ملک گیری کے لئے۔ صوفی محمد صاحب سے منسوب واقعات حقیقت میں معمہ بنے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی سوات و فاٹا میں اب تک جو کچھ ہو رہا ہے سب کے لیے ایک بڑا معمہ اور الجھن بنا ہوا ہے، کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ کیا ہو رہا ہے۔

کسی نے کہا تھا: ''آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں ۔۔۔ محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی''

اب حالات اتنے خراب اور خاص کر مختلف عالمی تخریب کار گروپوں کی مسلح و غیر مسلح کارروائیوں کی وجہ سے کہ نہ صرف صوبہ سرحد بلکہ صوبہ بلوچستان بھی ان کی زد میں ہے۔ معاملہ الجھتا جا رہا ہے اور وطن عزیز غیروں کی خواہشات اور سازشوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ یوں پاکستان مشکلات کے دوراہے پر کھڑا ہے۔ ایسے میں فوجی کارروائی بھی ناگزیر ہو جاتی ہے اور فوج